کتب احادیث میں سیدنا ہود علیہ السلام کے ذاتی و شخصی احوال و وقائع کا تاریخی و تحقیقی مطالعہ

A Historical and Analytical Study of the Personal Life and Events of Prophet Hud (AS) in Hadith Literature

Dr. Moazzam Nawaz Virk
Assistant Professor, Govt. Graduate College Civil Lines, Sheikhupura:
moazzamnawaz65@gmail.com

Abstract:
This study explores the personal life and significant events related to Prophet Hud (AS) as documented in the Hadith literature. By examining various Hadith collections, the research aims to present a comprehensive historical and analytical account of the narratives surrounding Prophet Hud (AS). The paper explores his personal attributes, prophetic mission, and interactions with his people, drawing insights from classical Islamic texts. This work not only contributes to the understanding of Prophet Hud's (AS) role in Islamic history but also provides comprehensive understanding on his personal qualities and experiences as conveyed through the Hadith.
Keywords: *Prophet Hud (AS)*, *Hadith Literature*, *Islamic History*, *Personal Attributes*, *Prophetic Mission*.

تعارف

سیدنا ہود علیہ السلام کا نسب نامہ یوں ہے: ہود بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام۔ ایک قوم کے مطابق ہود علیہ السلام کا نام "غابر" ہے جو شالخ کے بیٹے تھے اور وہ ارفخشد کے بیٹے تھے جو سام بن نوح کے بیٹے تھے۔[1]

آپ کا نسب اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے: ہود بن عبد اللہ بن رباح الجارود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام۔

آپ قبیلہ "عاد" سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ ایک عربی قبیلہ تھا جن کی رہائش عمان اور حضر موت کے درمیان ریت کے ٹیلوں والے علاقے احقاف میں تھی۔ یہ علاقہ سمندر کے کنارے پر واقع تھا اور ان کی وادی کا نام "مغیث" تھا۔

یہ لوگ زیادہ تر لمبے لمبے ستونوں والے خیموں میں رہتے تھے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] تورات، کتاب پیدائش، باب:۱۱
Tawrāt (Torah), Kitāb al-Takwīn (Book of Genesis), Bāb 11 (Chapter 11)

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ, إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ, الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ﴾[2]

"کیا تم نے نہیں جانا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا (جو) ارم (کہلاتے تھے) دراز قد کہ تمام ملکوں میں ایسے لوگ پیدا نہیں ہوئے تھے۔"

عرب لٹریچر میں یہ لوگ اپنی قدامت اور حشمت و شوکت کے لیے ضرب المثل ہیں۔ عربی زبان میں قدیم چیز کے لیے "عادی" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور آثارِ قدیمہ و عادیات کہتے ہیں۔ عرب ماہرین انساب بھی اپنی معدوم قوموں میں سب سے پہلے اسی قوم کا نام لیتے ہیں۔[3]

قوم عاد کا مرکزی مقام و مسکن احقاف کا علاقہ جو حجاز، یمن اور یمامہ کے درمیان الربع الخالی کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہیں سے پھیل کر ان لوگوں نے یمن کے مغربی سواحل اور عمان و حضر موت سے عراق تک اپنی قوت و شوکت کی دھاک بٹھائی تھی۔

ابن اسحاق کے مطابق عاد کا علاقہ عمان سے یمن تک پھیلا ہوا تھا۔ جنوبی عرب کے باشندوں میں یہ بات مشہور ہے کہ عاد اسی علاقے میں آباد تھے۔ موجودہ شہر مکلا سے تقریباً ۱۲۵ میل کے فاصلے پر شمال کی جانب حضر موت میں ایک مقام ہے جہاں لوگوں نے حضرت ہود علیہ السلام کا مزار بنا رکھا ہے اور وہ قبرِ ہود کے نام سے مشہور ہے۔ یہ خبر اگرچہ تاریخی طور پر ثابت نہیں ہے لیکن یہ اس بات کا ثبوت ضرور ہے کہ مقامی روایات اسی علاقے کو قوم عاد کا علاقہ قرار دیتی ہیں۔[4]

مولانا اصلاحی کے بقول جس دور میں قوم عاد یہاں عروج پر تھی اسی زمانے میں یہ علاقہ نہایت سرسبز و شاداب اور عظیم تمدنی کارناموں سے معمور رہا ہوگا۔ جن کے سبب قوم عاد کو تاریخ میں ایک خاص شہرت و عظمت حاصل ہوئی، لیکن اب وہی مقام ہے جہاں لق و دق صحراء ہے جس کو دیکھ کر کوئی گمان بھی نہیں کر سکتا کہ کبھی یہاں تعمیر و تمدن کا

---

[2] الفجر ۸۹ : ٦ ـ ٨

Al-Fajr 89:6-8

[3] خالد علوی، ڈاکٹر، پیغمبرانہ منہاج دعوت، مطبوعہ الفیصل غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص:۷۱

Khālid ʿAlwī, Doctor, Payghambarānā Minhāj-i Daʿwat, Maṭbūʿah al-Fayṣal, Ghaznī Street, Urdu Bāzār, Lāhor, 2005, Ṣafḥah 71.

[4] مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۲۰۰۵ء، ۴ / ۶۱۵

Mawdūdī, Abū al-Aʿlā, Sayyid, Tafhīm al-Qurʾān, Idārah Tarjumān al-Qurʾān, Lāhor, 2005, 4/615.

بھی کوئی نقش قائم ہوا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ الاحقاف کے نام سے یہ علاقہ عاد کے زوال کے بعد موسوم ہوا ہے۔ جب یہاں شاندار تعمیرات کی جگہ صرف ریت کے ٹیلے رہ گئے۔[5]

عاد عرب کے قدیم قبیلہ یا امم سامیہ کے صاحب قوت و اقتدار جماعت کا نام ہے۔ تاریخ قدیم کے بعض یورپی مصنفین عاد کو ایک فرضی کہانی (میتھالوجی) یقین کرتے ہیں۔ مگر ان کا یہ یقین بالکل غلط اور سراسر وہم ہے اس لیے جدید تحقیقات کا یہ مسلّم فیصلہ ہے کہ عرب کے قدیم باشندے کثرت افراد و قبائل کے اعتبار سے ایک باعظمت و سطوت جماعت کی حیثیت میں تھے جو عرب سے نکل کر شام، مصر اور بابل کی طرف بڑھے اور وہاں زبردست حکومتوں کی بنیادیں قائم کیں۔ اب فرق صرف اس قدر ہے کہ عرب ان باشندوں کو امم بائدہ (ہلاک ہونے والی قومیں) کہتے ہیں۔

اور عرب عاربہ (خالص عرب) اور ان کی مختلف جماعتوں کے افراد کو عاد، ثمود، طلسم اور جدیس کہتے ہیں۔[6]

حضرت اسماعیل علیہ السلام سے پہلے کے عرب باشندے ”عرب عاربہ“ خالص عرب کہلاتے ہیں۔ ان میں بہت سے قبائل شامل ہیں۔ مثلاً: عاد، ثمود، جرھم، طلسم، جدیس، امیم، مدین، عملاق، جاسم، قحطان، بنویقطن وغیرہ۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے عربی زبان قبیل بنوجرھم کے ان افراد سے سیکھی تھی جو آپ کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے پاس رہائش پذیر ہو گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو انتہائی فصاحت و بلاغت عطا فرمائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ بھی اسی انداز سے فصیح و بلیغ عربی میں کلام فرمایا کرتے تھے۔

ہود علیہ السلام کی بعثت:

طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے قوم عاد نے جنہیں ”عادِ اولیٰ“ بھی کہا جاتا ہے بت پرستی اختیار کی۔ ان کے تین بت تھے۔ جن کے نام صد، صمود اور ہر تھے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اثر منقول ہے اس میں ہے کہ ان کے ایک صنم کا نام صمود اور ایک کا نام ہتار تھا۔

---

[5] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۰۵ء، ۷ / ۳۷۰

Iṣlāḥī, Amīn Aḥsan, Tadabbur-i Qurʾān, Fārān Foundation, Lāhor, 2005, 7/370.

[6] یاقوت الحموی، شہاب الدین، ابو عبد اللہ معجم البلدان، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن ،ج ۶، ص ۱۲۹

Yāqūt al-Ḥamawī, Shihāb al-Dīn, Abū ʿAbd Allāh, Muʿjam al-Buldān, Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, Bayrūt, s.n., Juzʾ 6, Ṣafḥah 129.

عاد اپنی مملکت کی سطوت و جبروت، جسمانی قوت وصولت کے غرور میں ایسے چمکے کہ انہوں نے خدائے واحد کو بالکل بھلا دیا اور اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود مان کر ہر قسم کے شیطانی اعمال بے خوف و خطر کرنے لگے۔ غرور و تکبر کے ساتھ کہنے لگے:

﴿مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً﴾[7]

"آج دنیا میں ہم سے زیادہ شوکت و جبروت کا کون مالک ہے؟"

تب اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ایک پیغمبر حضرت ھود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ سیدنا ھود علیہ السلام عاد کی سب سے زیادہ معزز شاخ خلود کے ایک فرد تھے، سرخ، سفید رنگ اور وجیہ تھے ان کی داڑھی بڑی تھی۔[8]

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا، انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا:

﴿وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾[9]

"اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ بھائیو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟"

سورۃ شعراء میں نوح علیہ السلام ہی کے واقعہ کے بعد ارشاد ہے:

﴿كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ﴾[10]

---

[7] فصلت ۴۱ : ۱۵

Fussilat 41:15

[8] سیوھاروی، محمد حفظ الرحمٰن، مولانا، قصص القرآن، المیزان، کریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص:۷۸

Siyohārvī, Muḥammad Ḥafiẓ al-Raḥmān, Mawlānā, Qiṣaṣ al-Qurʾān, al-Mīzān, Kārīm Mārkīṭ, Urdu Bāzār, Lāhor, 2011, Ṣafḥah 78.

[9] الاعراف ۷ : ۶۵

Al-Aʿrāf 7:65

[10] الشعراء ۲۶ ۱۲۳ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۲۵

Al-Shuʿarāʾ 26:123-125

"عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔"

سیدنا ھود علیہ السلام کی دعوت اور قوم عاد کا رویہ:

جب ھود علیہ السلام نے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اس کے احکام کی تعمیل کرنے اور اس سے مغفرت طلب کرنے کی ترغیب دلائی اور ایمان نہ لانے کی صورت میں دنیا اور آخرت میں سزا کی وعید بیان فرمائی تو قوم کے کافر سرداروں نے کہا:

﴿إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ﴾[11]

"بلاشبہ ہمیں احمق نظر آتے ہیں۔"

یعنی آپ ہمیں جس عقیدے کی دعوت دے رہے ہیں وہ تو حماقت پر مبنی ہے جب کہ ہم ان بتوں کی عبادت کرتے ہیں جن سے مدد اور رزق کی امید کی جاتی ہے اور یہ درست راستہ ہے علاوہ ازیں ہمارا یہ خیال ہے کہ آپ جو کہتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، آپ کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے تو ھود علیہ السلام نے فرمایا:

﴿يَاقَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾[12]

"اے میری قوم! مجھ میں حماقت کی کوئی بات نہیں بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

سیدنا ھود علیہ السلام کی فریاد اور نوعیت عذاب:

سیدنا ھود علیہ السلام نے قوم کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست کر دی کیونکہ قوم نے آپ کی ہر نصیحت کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور آپ کو جھٹلا دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی:

﴿رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾[13]

---

[11] الاعراف ۷: ٦٦

Al-Aʿrāf 7:66

[12] الاعراف ۷: ٦٦

Al-Aʿrāf 7:66

[13] المومنون ۲۳ ۳۹_۴۱

Al-Muʾminūn 23:39-41

"اے پروردگار! انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد کر، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تھوڑے ہی عرصے میں پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔ سو ان کو وعدہ برحق کے مطابق زور کی آواز نے آپکڑا تو ہم نے ان کو کوڑا کر ڈالا۔ پس ظالم لوگوں پر لعنت ہے۔"

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ﴾[14]

"ہم نے اُن پر سخت دن میں آندھی چلائی۔ وہ لوگوں کو (اس طرح) اکھیڑے ڈالتی تھی گویا اُکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔"

قرآنِ مجید میں اس کی وضاحت اس طرح کی:

﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا﴾[15]

"اللہ تعالیٰ نے اس کو سات رات اور آٹھ دن لگاتار چلائے رکھا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مدد صبا (مشرقی ہوا) کے ذریعے سے کی گئی اور عاد کو دبور (مغربی ہوا) کے ذریعے سے تباہ کیا گیا۔[16]

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے بہترین اسوہ دیا ہے۔ گزشتہ امم کے واقعات سے عبرت حاصل کرتے ہوئے امت کو نصیحت فرمائی کہ وہ آندھی وغیرہ کو دیکھ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھا کریں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب تیز ہوا چلتی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے:

---

[14] القمر ۵۴: ۱۹-۲۰

Al-Qamar 54:19-20

[15] الحاقہ ۶۹: ۷

Al-Ḥāqqah 69:7

[16] بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی قولہ: وھو الذی یرسل الریاح، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، س ن، حدیث:۳۲۰۵

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Abū ʿAbd Allāh, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb Badʾ al-Khalq, Bāb Mā Jāʾa fī Qawlihi: Wa Huwa al-Ladhī Yursilu al-Riyāḥ, Dār al-Kitāb al-ʿArabī, Bayrūt, Lubnān, s.n., Ḥadīth 3205.

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ))[17]

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ دے کر وہ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ وہ دے کر بھیجی گئی ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

وہ فرماتی ہیں جب آسمان پر بادل چھا جاتے تو نبی ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا۔ آپ کبھی باہر تشریف لے جاتے اور کبھی اندر تشریف لاتے (پریشانی کی حالت میں) کبھی آتے کبھی جاتے۔ جب بارش نازل ہو جاتی تو آپ کی پریشانی دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کیفیت محسوس کر کے دریافت کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

عائشہ! شاید یہ وہی صورت حال ہو جیسے قوم عاد نے کہا تھا:

﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾[18]

"جب انہوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو بولے یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔"

نتیجہ بحث

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عاد کے لوگ اکھڑ مزاج، کافر اور بت پرست تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک شخص کو (رسول بنا کر) ان میں بھیجا جس نے انہیں اللہ کی طرف، اس کی توحید اور خالصتاً اس کی عبادت کی طرف بلایا۔ انہوں نے اس کی تکذیب، مخالفت اور گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی شدید سزا کی لپیٹ میں لے لیا۔

---

[17] قشیری، ابو الحسین، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیة الریح ، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، ۲۰۰۸ء ، حدیث:۸۹۹

Muslim ibn al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb Ṣalāt al-Istisqāʾ, Bāb al-Taʿawwudh ʿinda Ruʾyat al-Rīḥ, Dār al-Kitāb al-ʿArabī, Bayrūt, Lubnān, 2008, Ḥadīth 899.

[18] الاحقاف ۴۶ : ۲۴

دیگر اقوام کی طرح ہود علیہ السلام کی قوم بھی اس مرض بد کا شکار تھی۔ آباء واجداد کے باطل طریقوں کو چھوڑنا اور ہود علیہ السلام کی دعوتِ حق کو قبول کرنا ان کے لیے محال تھا۔ ان کے لیے یہ تصور نا قابل قبول ہو گیا کہ اتنی بڑی کائنات کو صرف ایک ہستی چلا رہی ہے جبکہ انہوں نے اولاد کے حصول کے لیے اور کھیتیوں، بارش اور کاروبار میں نفع ونقصان کا مالک دوسرے بتوں کو بنا رکھا تھا۔ دشمنوں پر فتح کے لیے الگ بت تھا۔
صحت، تندرستی کسی سے حاصل ہوتی تھی تو دولت وامارت کسی اور سے۔ اس طرح انہوں نے اپنے لیے بے شمار داتا، غریب نواز، گنج بخش اور غوث و دستگیر بنائے تھے۔ ان کے بڑے بڑے مشکل کشا یہ تین تھے: ا۔ صمود ۲۔ صداء اور ۳۔ الھبا۴، بالآخر ان بتوں کی پوجا اور آباء واجداد کی اندھی تقلید ان کے خوفناک انجام کا سبب بنی اور یہ دستگیر ان کی کوئی مدد نہ کر سکے۔
سیدنا ہود علیہ السلام کے قصے سے شائستگی، میانہ روی اور اعتدال کا درس ملتا ہے۔ قوم عاد کے افراد محلات کی تعمیر و آرائش پر کثیر دولت اور وقت صرف کرتے۔ ان محلات میں رہائش رکھنا ان کا قطعاً مقصد نہ تھا بلکہ دوسروں پر فخر اور برتری کا اظہار کر سکیں۔ انہیں ایسا کام کرنے سے سخت سے منع کیا جس کا مقصد دین و دنیا کے منافع سے خالی تھا۔